فتح مانڈو

از ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب چغتائی پروفیسر دکن کالج پونہ

مانڈو سلاطین گجرات کا پایۂ تخت نویں صدی ہجری کی ابتدا سے لیکر سلطان باز بہادر کے آخر عہد تک رہا ہے۔ اس کے بعد وہ سلطنتِ مغلیہ میں مدغم ہوگیا۔ سلاطین گجرات و مالوہ میں شروع سے ہی جھڑپیں ہوتی رہتی تھیں اور اکثر اوقات طرفین کو فتح و شکست سے دوچار ہونا پڑتا تھا لیکن ۹۲۴ھ میں سلطان مظفر کو جو فتح نصیب ہوئی اسے گجرات کے مورخ نے اس طرح بیان کیا ہے۔

مظفر[1] شاہ سلطاں جہانگیر آنکہ تیغ او بہ ۔۔۔ بنائے کفر را ویراں و دین و شرع را نو کرد

چو از بختِ ہمایوں کرد فتح قلعۂ منڈو ۔۔۔ بود تاریخ سال آں ہمایوں فتح منڈو کرد

اس واقعہ کو اکثر مورخین نے اپنے ان مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے مگر حسنِ اتفاق سے اسی واقعہ کو ایک معاصر شاعر نے سلطان مظفر کے فرمانے پر نثر و نظم میں قلمبند کر دیا ہے۔ اس مسودہ کا نام خود مصنف نے کہیں نہیں بتایا ہے۔ البتہ بعد کے مصنفوں نے اسے خود بخود "تاریخ مظفر شاہی"[2] سے موسوم کر دیا ہے جسے ہم بھی تسلیم کئے لیتے ہیں۔ احمد آباد میں بھولاناتھ سارا کی لائبریری میں مجھکو بھی اس کتاب کے ایک نسخہ کے مطالعہ کرنے کا موقع ملا تھا۔ اور میں نے اسی وقت محسوس کر لیا تھا کہ یہ کوئی ادبی مسودہ ہے کیونکہ اس میں تاریخ کی بہ نسبت ادبی چاشنی بہت زیادہ تھی۔ پھر میں نے اپنے محترم دوست پروفیسر شیخ محمد ابراہیم دار کی مدد سے اس توقع پر نقل کر لیا تھا کہ اگر کہیں اس کا دوسرا نسخہ بھی مجھکو دستیاب ہو جائے گا تو مقابلہ کے بعد اس کو طبع

---

[1] حاجی الدبیر ظفر الوالہ ص ۱۰۶۔ [2] فہرست مخطوطات فارسی برٹش موزیم Add. 26.279

کردیا جائے گا۔ مگر افسوس! کہ اب تک کسی اور نسخہ کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔ اس اہم مسودہ کا مصنف ایک شاعر ہے جو قانعی تخلص کرتا ہے اور صفحہ ۶ پر اپنے متعلق یوں لکھتا ہے۔

"وکمینہ بے بضاعت وشکستہ بے استطاعت قانعی کہ از فنون فضل وکمال بے بہرہ و بعجز وقصور معترف و بہ قلت بضاعت مقر است دربیان کیفیت آں بموجب فرمان واجب الاذعان سلطان سلاطین پناہ اہلِ ایمان تاج بخش گیتی ستان منبع صدق وصفا خلیفۂ خدا اعظم اولیا شروع می نماید۔

اس کے بعد اشعار شروع ہوتے ہیں جن میں سے پہلا شعر یہ ہے۔

درکشور دولت چوسنے شہر علوی ۔۔۔ وز ہیبتہ صولت چو علی شیر خدائی

پھر پینتیس ۳۵ شعروں کے بعد لکھتا ہے۔

"اگرچہ بضاعت گاسہ ور رنشور در رشتۂ ابداغ نہ کشیدہ ودر سلک عبارت درنیاوردہ و درین فن شریف ہیچگاہ بواجبی شروع ننمودہ۔ اما چوں بنظر کیمیا تاثیر حضرت شہریار سخن پرور اعتماد تمام است امید کہ سوادِ اوراق ایں مناقب کہ بر چہرۂ روزگار چوں خلے بر عذار خوباں موجب ازدیاد حسن وملاحت است بنظر قبول اہلِ دانش وبینش مشرف گردد۔"

پھر پانچ شعروں کی ایک نظم ہے اور اس کے بعد سے سلطان مظفر کی روانگی بجانب قلعہ شادی آباد (منڈو) کا ذکر ہے اور یہیں سے کتاب کا اصل مضمون شروع ہوتا ہے۔ غرضکہ مصنف نے اپنے متعلق وضاحت کردی ہے کہ اس کو ہمیشہ نظم سے واسطہ رہا ہے اور محض سلطان مظفر کے حکم سے اس نے نثر لکھی ہے۔ تعجب ہے کہ بعض حضرات کو خود مصنف کی اس تصریح کے باوجود مغالطہ ہوا ہے اور انھوں نے متن کو اچھی طرح پڑھے بغیر مرآۃ سکندری[۵] کے تتبع میں یہ لکھدیا ہے کہ اس مسودہ کا مصنف ملالی ہے۔ مرآۃ سکندری کے مقدمہ

---

[۵] مرآۃ سکندری مطبوعہ بمبئی ۱۳۰۸ھ ص ۲-۱۔

ہیں دو مظفر شاہی تاریخوں کا ذکر ہے۔ ان میں سے ایک تاریخ تو سلطان مظفر شاہ بانی سلطنتِ گجرات کے حالات پر مشتمل ہے اور دوسری تاریخ میں مظفر بن محمود کے حالات کا بیان و تذکرہ ہے لیکن موخر الذکر مظفر شاہی کے مصنف کا نام طباعت میں بجائے "ملائی" کے ملالی نظر آتا ہے۔ حالانکہ ڈاکٹر حبیب اللہ مدرسہ کلکتہ نے اپنے ایک مضمون میں اس کی تصریح کر دی ہے کہ یہ ایک ملا کی طرف منسوب ہو کر ملائی بن گیا ہے[۵۱]

تذکروں میں تلاش سے قانعی تخلص کے دو شاعروں کا ذکر ملتا ہے ایک تو عہد جامی کے سخنوروں میں سے تھا۔ اور دوسرے قانعی کے متعلق یہ بیان ملتا ہے۔ "قانعی میر سید علی کاشی سرآمد سخنوران در خوش فکری و خوش تلاشی در اصفہان بکمال عزو وقار بر در قبولیتِ تمام ہمانجا عمر بپایاں آورد[۵۲]۔"

اگرچہ یقین سے نہیں محض قیاساً کہا جا سکتا ہے کہ موخر الذکر وہی قانعی ہے جو کبھی ہندوستان میں تھا اور پھر وہ اصفہان چلا گیا تھا۔ جہاں وہ آخر عمر تک رہا۔ ہندوستان کے زمانہ قیام میں اس نے یہ مسودہ لکھا جو عام لوگوں کی نظر سے نہیں گذر سکا اور اس بنا پر کسی نے اس کا حوالہ نہیں دیا۔ میں نے حال میں ہی ایک مضمون بعنوان "مرآۃ اسکندری کا ایک مخطوطہ اپنے کالج کے مجلہ میں طبع کرایا ہے[۵۳]۔ یہ مخطوطہ ۱۰۳۳ھ کا یعنی اصل تصنیف سے تقریباً تین سال بعد کا لکھا ہوا ہے۔ جبکہ اس کا مصنف شیخ سکندر منجھو ابھی جہانگیر کی ملازمت میں تھا اور اس پر اعتماد الدولہ والد نور جہاں کے ہاتھ کی تحریر ہے۔ اس مخطوطہ کے مقدمہ میں ہمیں صرف تین تاریخوں کا پتہ ملتا ہے جو اس وقت مصنف کے پیشِ نظر تھیں یعنی

(۱) تاریخ احمد شاہی	از حلوی شیرازی
(۲) تاریخ محمود شاہی	مصنف ایک فاضل
(۳) تاریخ بہادر شاہی	"

---

[۵۱] روداد انجمن تاریخ ہند جلسہ کلکتہ ۱۹۳۹ء ص ۸۵۸-۸۶۷ مضمون Undiscovered pre-Mughal Source Books.

[۵۲] صبح گلشن ص ۳۲۹ [۵۳] شمع انجمن ص ۳۸۹ و تحفۃ الکرام ص ۲۳۶ - [۵۴] بلیٹن دکن کالج ج ۴ نمبر ۲ ص ۱۲۷-۱۳۴

حالانکہ مطبوعہ نسخہ میں "مظفر شاہی" نام اور دو تاریخوں کا ذکر ہے جن کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کہاں سے آگئی ہیں۔ میں نے خود مرآۃ سکندری کے تین مخطوطے معلی القاب نواب سرکار سالار جنگ بہادر کے کتب خانے میں دیکھے ہیں ان میں سب سے زیادہ مابعد کے زمانہ کا مخطوطہ ۱۱۲۰ھ کا مکتوبہ ہے اور اس میں وہی تین مآخذ موجود ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا مخطوطہ میں ہے۔ ہاں بعض مخطوطے جو گذشتہ صدی کے لکھے ہوئے ہیں اور جو ۱۸۳۱ء کے بعد کے معلوم ہوتے ہیں جبکہ مرآۃ سکندری پہلی مرتبہ طبع ہوئی تھی ان میں اسی طرح پانچ مآخذ درج ہیں۔[1]

مصنف مرآۃ احمدی[2] نے جہاں فتح مانڈو یعنی مظفر شاہ کے ۹۲۴ھ کے واقعہ کا ذکر کیا ہے وہاں ایک تاریخ مظفر شاہی کا حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ مرآۃ سکندری میں اس واقعہ کو "بہادر شاہی"[3] کے حوالے سے درج کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں جہاں مرآۃ احمدی میں تاریخ گجرات کے ماخذ پر بحث کی ہے وہاں بھی محض ایک مظفر شاہی[4] کا تذکرہ ہے۔ اس سے اس بات کا بین ثبوت ملتا ہے کہ مرآۃ احمدی کے مصنف کو صرف ایک تاریخ مظفر شاہی متعلقہ فتح مانڈو کا علم تھا جس کا اس نے حوالہ بھی دیا ہے۔ یہ کتاب خود مرآۃ سکندری کے مصنف کو نہ مل سکی اور اس بنا پر مرآۃ سکندری میں کسی ایک تاریخ مظفر شاہی کا بھی ذکر نہیں ملتا جس سے دوسری کتابوں کی طرح اس کی تصنیف میں مدد لی گئی ہو۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ کوئی اور مکمل تاریخ مظفر شاہی لکھی گئی ہو اور وہ ہم تک نہ پہنچی ہو۔

اب میں نفس کتاب فتح مانڈو کی طرف رجوع کرتا ہوں جس میں اگرچہ ادبیت کے علاوہ تاریخی مواد کم ہے لیکن جو کچھ بھی ہے وہ ذاتی مشاہدہ پر مبنی ہے اور اس میں ان بعض مقامات کا نام آتا ہے جو اس عہد میں بڑی اہمیت رکھتے تھے۔ چنانچہ ذیل میں اس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

---

[1] نسخہ پٹنہ خدا بخش لائبریری۔ کتب خانہ پیر محمد شاہ احمد آباد۔ و ممبئی ایشیاٹک سوسائٹی۔

[2] مرآۃ احمدی مطبوعہ بڑودہ ج ا ص ۶۴۔ [3] مرآۃ سکندری ص ۱۴۷۔ [4] مرآۃ احمدی ص ۱

خلاصۂ کتاب | ۹۱۶ھ میں جب سلطان ناصرالدین شاہ مالوہ کا انتقال ہوا تو اس کی وصیت کے مطابق شاہ کا تیسرا بیٹا محمود الملقب بہ محمود ثانی تخت نشین ہوا۔ لیکن جب امرا میں کچھ نزاع ہوا تو انھوں نے صاحب خاں برادر سلطان محمود کو بادشاہ تسلیم کرلیا۔ اب محمود نے ایک ہندو راجپوت مدنی رائے سے مدد طلب کی۔ جس کی وجہ سے محمود کامیاب ہوگیا مگر ساتھ ہی اس کا نتیجہ یہ بھی ہوا کہ مدنی رائے سلطان محمود پر بہت حاوی ہوگیا اور اس نے ایک اسلامی سلطنت میں ایسے امور شروع کردیے جن کا استیصال لازمی تھا۔ چنانچہ سلطان مظفر کو جو اس وقت محمد آباد چاپانیر میں تھا اطلاع پہنچی کہ سلطان محمود پر مدنی رائے کا اس درجہ قبضہ ہوچکا ہے کہ مسجدوں کی بے حرمتی اور عورتوں کی عصمت دری تک کی نوبت آگئی ہے بادشاہ مظفر محمد آباد سے روانہ ہوکر فتح آباد (دہلول) میں خیمہ فگن ہوا تو یہاں اس کو قیصر خاں کے ذریعہ علم ہوا کہ محمود خلجی مدنی رائے سے تنگ آکر بھاگ گیا ہے۔ اسی اثنا میں سلطان مظفر بمقام "شہر بانو" (نواگاؤں) پہنچا اور یہاں قیصر خاں کو فوج کثیر اور بیشمار ہاتھی اس غرض سے عطا کیے کہ وہ ان کی مدد سے محمود خلجی کو پھر تخت پر بحال کردے اور خود گودھرہ میں قیام کیا۔ یہاں سے سلطان مظفر شاہ نے اپنے بڑے لڑکے سکندر خاں کو محمد آباد روانہ کردیا۔ اور شہزادہ لطیف اور بہادر اپنے پدر بزرگوار کے ہمرکاب رہے۔ اس کے بعد یہاں سے روانہ ہوکر مظفر آباد عرف بنبی آیا جہاں قیام کرکے اس نے محمود خلجی کے لئے عطیات اور تحائف روانہ کیے۔ پھر دینا پور پہنچکر قیصر خاں سے خلوت میں ملاقات کی اور اس کے عہدہ میں اضافہ کرکے مزید فوج اور ساز و سامان جنگ سے نوازا اور محمود خلجی کو ایک تلوار بھی تحفۃً دی سلطان مظفر یہاں سے روانہ ہوکر بھکور آیا۔ اور یہاں اس کو اپنے فرزند سکندر خاں کی وفات کی اطلاع ملی تو اس نے یہیں مجلسِ تعزیت قائم کی۔ اور اسی مقام پر عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کی اور قربانی کے جانور ذبح کیے۔ اس کے بعد فوراً یہاں سے روانہ ہوکر ونتاپور میں فروکش ہوا۔ اور افتخار الملک مجلس گرامی فتح خاں کو شرف باریابی بخشا۔ پھر بمقام دیولہ (دہلی) جاکر دم لیا۔ یہاں سلطان محمود خلجی سے ملاقات ہوئی تو سلطان مظفر نے

اس کو چند ہدایات و نصائح کیں۔ اور ان کے علاوہ مزید عطیات سے بھی نوازا۔ اس مقام پر مدنی رائے کے بعض اعزہ و رفقا بھی بہ طور جاسوس محض حالات دریافت کرنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے آخرکار وہاں پہنچ گئے۔ جہاں مدنی رائے نے فوج کثیر جمع کر رکھی تھی اور خود راناسانگا سے مدد حاصل کرنے چتوڑ چلا گیا تھا۔ سلطان مظفر کی فوج نے مدنی رائے کے لشکر کو شکست دی اور خود آگے بڑھ کر امجھرہ (انجھرہ) میں پڑاؤ ڈالا۔ یہاں سلطان مظفر نے گھوڑے پر سوار ہوکر شہر کا جائزہ لیا۔ اور پھر تمام فوج کو مورچوں پر متعین کر دیا اور قلعہ کا محاصرہ کر لیا گیا۔

محاصرہ میں محصورین کی حالت اس درجہ نازک ہوگئی کہ سلطان مظفر سے کچھ مہلت کے لئے درخواست کی گئی تاکہ محصور سپاہی باہر جا سکیں اور قلعہ کو سلطان کے حوالہ کر دیں۔ اگرچہ سلطان کو ان لوگوں کی بات کا یقین نہ تھا۔ تاہم اس نے ان کی درخواست منظور کر لی۔ ان لوگوں کو خیال یہ تھا کہ مدنی رائے خود چتوڑ سے افواج لیکر آجائیگا لیکن جب وہ نہ آیا تو انھوں نے سلطان سے مزید مہلت طلب کی۔ راناسانگا کی فوج اس وقت اجین پہنچ چکی تھی۔ سلطان نے مزید مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ اور اپنی افواج کو قلعہ کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا۔ پانچ دن کے اندر اندر بیشمار سیڑھیاں اور بلیاں تیار ہوگئیں۔ اور چھٹے دن تمام دشمنوں کا کام تمام کر دیا گیا۔ اس خوشی میں فتح کے جھنڈے بلند کئے گئے۔ بادشاہ کے چتر کو اونچا کیا گیا اور اسی حالت میں منڈو کی مسجد ہوشنگ کی طرف فاتحین کا جلوس روانہ ہوا۔

اب سلطان مظفر نے سلطان محمود خلجی کے پاس ایلچی کے ذریعہ یہ پیغام بھیجا کہ ہم نے شہر کو کفار کی خباثت سے پاک و صاف کر دیا ہے کیونکہ ہمیں خدا کی توفیق اور اس کے فضل سے یہ استطاعت حاصل ہوئی تھی اس لئے اب آپ کو اپنا تخت سنبھالنا چاہیے۔

مظفر شاہ کردہ فتح منڈو — کہ اول تخت گاہش دہار باشد
اگر پرسند از تاریخ فتحش — پریشانی ہمہ کفار باشد

قد فتح المندو سلطاننا

اس کے بعد سلطان محمود خلجی کی طرف سے ایک بڑی شاندار دعوت ہوئی اور سلطان مظفر نماز ظہر ادا کرنے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرتا ہوا محمد آباد کی طرف روانہ ہوگیا۔ غرضکہ ۱۱ ذوالقعدہ ۹۲۳ھ سے ۱۲ صفر ۹۲۴ھ تک یہ فتح مکمل ہوگئی۔

عنقریب فتح منڈو (مظفر شاہی) مصنفہ قانعی کا یہ متن مع ضروری حواشی وغیرہ کے شائع ہوگا جس میں تمام تفصیلات درج ہیں جو اس مختصر مقالہ میں نہیں آسکتی تھیں۔

اعلان

یکم جون ۱۹۴۳ء سے تالیفات ندوۃ المصنفین کی قیمت حسب ذیل ہوگئی ہے۔

اسلام میں غلامی کی حقیقت۔ مجلد ہے ۸ر غیر مجلد ۱۲ر

تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام۔ مجلد ہے ۸ر غیر مجلد ۳ر

سوشلزم کی بنیادی حقیقت مجلد ہے ۸ر غیر مجلد ۳ر

اسلام کا اقتصادی نظام طبع جدید مجلد للعہ ر غیر مجلد ہے ۸ر

اسلام کا اقتصادی نظام طبع قدیم مجلد عہ ۱۲ر غیر مجلد عہ ۸ر

ہندوستان میں قانون شریعت کے نفاذ کا مسئلہ ۴ر

نبی عربی صلعم۔ غیر مجلد عہ ر

فہم قرآن۔ مجلد عہ ۸ر غیر مجلد عہ ر

غلامان اسلام۔ مجلد ۳ر غیر مجلد صہ ۸ر

اخلاق و فلسفۂ اخلاق مجلد ۳ر غیر مجلد صہ ۸ر

قصص القرآن حصہ اول مجلد صہ ر غیر مجلد للعہ ۸ر

وحی الٰہی۔ مجلد عہ ۸ر غیر مجلد عہ ر

بین الاقوامی سیاسی معلومات عہ ر

خلافت راشدہ مجلد ہے ۸ر غیر مجلد ۳ر

ناظم ندوۃ المصنفین دہلی